47779 ـ طلبا كو موسيقى كى تعليم نہ دينے كے باوجود تنخواہ حاصل كرنا

سوال

مجھے نہيں پتہ كہ ميں نے موسيقى سكھانے ميں بےاے كس طرح كر ليا!! كيونكہ مجھے موسيقى كى سمجھ بھى نہيں!! ميرى اس سند كى بنا پر مجھے ايك سركارى سكول ميں موسيقى كى تعليم دينے كے ليے مدرس متعين كر ديا گيا، اور جب مجھے موسيقى كے حكم كا علم ہوا تو الحمد للہ ميں اس پر اللہ كا شكر ادا كرتا ہوں كہ ميں موسيقى كى شرح طلبا كے سامنے نہيں كرسكتا، اس كے نتيجہ ميں ميں اپنے پريڈ ميں انہيں كچھ بھى نہيں پڑھتا صرف اتنا ہے كہ وہ اس پريڈ ميں سكول ورك كرتے ہيں، يا پھر كسى اور چيز كا مطالعہ كر ليتے ہيں، يا پھر ميں ان سے دينى سوال كرتا ہوں، يا ان ميں سے بعض كو قرآن مجيد كى تلاوت كرنے كا كہتا ہوں، اور انہيں يہ تشجيع دلاتا ہوں كہ جو بھى اتنى آيات حفظ كريگا اسے ميں انعام دونگا، اور بعض اوقات (بہت ہى كم) انہيں ويسے ہى چھوڑ ديتا ہوں...
ميرا ايك اور دوست استاد ہے وہ بھى اللہ كے فضل سے طلبا كو موسيقى كے متعلق كچھ نہيں بتاتا، اور وہ بھى طلبا كے ساتھ ميرے والا طريقہ ہى اختيار كرتا ہے، ہم نے اپنے ذمہ داران كے ساتھ بہت كوشش كى ہے كہ وہ ہمارى ڈيوٹى بدل كر كچھ اور پڑھانے ميں لگا ديں جو مباح اور جائز ہو، يا كوئى دفترى كام دے ديں، ليكن انہوں نے انكار كر ديا ہے!؟ تو كيا اگر ہم ايسى حالت پر رہتے ہيں تو گنہگار ہونگے يا نہيں، اور ہمارى تنخواہ كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

محترم سوال كرنے والے بھائى آپ كو علم ہونا چاہيے كہ موسيقى كے ساتھ مشغول رہنا حرام ہے، اور اس كى اجرت لينى اور تعليم دينى بھى حرام ہے.

ابو مالك اشعى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" آخرى زمانے ميں ميرى امت كے كچھ لوگ ايسے ہونگے جو زنا، اور ريشم اور شراب اور گانے بجانے كو حلال كر لينگے "

اسے بخارى نے روايت كيا ہے.

اس حديث سے واضح دليل ملتى ہے كہ زنا حرام ہے،اور مردوں كے ليے ريشم حرام ہے عورتوں كے ليے نہيں، اور شراب بھى حرام ہے، اور معازف موسيقى اور گانے بجانے كے آلات كو كہتے ہيں يہ بھى حرام ہيں؛ كيونكہ نبى كريم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" وہ حلال کر لینگے " اور یہ حرمت کے بعد ہی ہوتا ہے.

فقہاء کرام نے خرید و فروخت کے باب میں آلات موسیقی کی حرمت بیان کی ہے.

تو موسیقی کی ملازمت اور اس کی تعلیم دینا، اور سیکھنا حرام ہے اور اس سے کمایا گیا مال بھی حرام ہے، اللہ تعالی آپ کو اس پر جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ طلبا کو حرام کام موسیقی کی تعلیم دینے سے رك گئے ہیں، اور انہیں اس چیز کی تعلیم دیتے ہیں جو ان کے لیے فائدہ مند ہے، اور اپنے پریڈ میں انہیں وہ کام کرنے دیتے ہیں جو ان کے لیے فائدمند ہے.

میرے سوال کرنے والے عزیز بھائی آپ اپنے سکول کے ذمہ داران کے ساتھ ایك بار اور کوشش کریں کہ وہ آپ کو دفتری کاموں یا پھر کوئی اور چیز پڑھانے میں لگا دیں، اور آپ ملال اور اکتاہٹ محسوس نہ کریں، بلکہ ایك بار کے بعد بار بار اس کی کوشش کریں، اور اس سے قبل اور بعد میں بھی اللہ تعالی سے مدد و تعاون کی درخواست کرتے رہیں، اس کے لیے رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر اللہ تعالی سے دعا کریں، اور اس سے گڑگڑا کر دعا کریں کہ وہ ان ذمہ داران کے دل کھول دے اور وہ آپ کی درخواست مان لیں.

رہا مسئلہ آپ اس کی جو تنخواہ لے رہے ہیں اس کا تو اصل میں وہ تنخواہ حرام ہے، کیونکہ یہ ایك حرام کام موسیقی کی تعلیم دینے کے عوض اور مقابلہ میں ہے.

لیکن اسے دیکھتے ہوئے کہ آپ یہ حرام کام کرتے نہیں، بلکہ آپ طلبا کو کوئی نفع مند افعال اور کام کروانے کی کوشش کرتے ہیں، اور انہیں فائدہ دیتے ہیں جو کہ آپ اور طلبا دونوں کے لیے بہتر ہے، تو ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ اس تنخواہ کے حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں، یہ ممکن ہے کہ آپ اس سکول میں رہتے ہوئے اچھی نیت کریں، کیونکہ آپ کا وہاں ہونا نہ ہونے سے بہتر اور طلبا کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے، کیونکہ اگر آپ چلے جائیں تو وہاں وہ استاد آ جائینگے جو طلبا کے بارہ میں اللہ سے ڈرنے والے نہیں ہونگے، اور انہیں موسیقی کی تعلیم دینا شروع کر دینگے.

اللہ تعالی آپ کو اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .